

## رمضان المبارک کے خزانے

ڈاکٹر ابو زید عجمی

روزہ داروں کو ایسے خزانوں کا ہمیشہ اشتیاق رہتا ہے جنہیں وہ اپنی روزمرہ زندگی میں بالعموم اور رمضان میں بالخصوص پائیں اور ان سے استفادہ کریں۔ یہ سونے چاندی کے خزانے نہیں، بلکہ خیر و رحمت کے خزانے ہیں۔ اللہ اپنے روزہ دار بندوں کو یہ خزانے رمضان میں عطا فرماتا ہے تاکہ وہ ہمیشہ ان کے کام آئیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جہاں خزانے ہوتے ہیں، وہاں ان کی حفاظت کا بھی بندوبست ہوا کرتا ہے۔ یہ خزانے مقفل ہوتے ہیں اور چابیوں سے ہی ان خزانوں کے تالوں کو کھولا جاسکتا ہے۔ خیر و رحمت اور بخشش و برکت کے خزانوں کی چابیاں روزوں میں مخفی ہیں۔ جس نے یہ چابیاں دریافت کر لیں، وہ خزانوں کا مالک بن گیا۔ چابیاں پاس ہوں گی تو خزانوں کے تالے کھولنا مشکل نہ ہوگا۔

آئیے انھی خزانوں اور ان کی چابیوں کی کچھ بات کریں۔

☆ پہلی کنجی \_\_ بے بہا اجر: روزے دار کو روزے کی جزا اور اس کے عظیم اجر کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے۔ اسے یہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ جس چیز کا اجر زیادہ ہوتا ہے، اس کے آداب بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرزند آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ گالی گلوچ نہ کرے، نہ شور و شغب کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ روزہ کھولتا ہے تو اپنی افطاری کرنے سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے پروردگار سے ملے تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا“ (متفق علیہ)۔ یہ تو بخاری کی روایت تھی، جب کہ ہدایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ اپنی شہوتوں اور کھانے پینے کو میری خاطر چھوڑتا ہے۔“

روزے کی جزا کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے: ”جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے سب پہلے گناہ معاف کر دیے گئے“ (بخاری و مسلم)۔ آپؐ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کو ایمان و احتساب کے ساتھ قائم کیا، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے“ (مسلم)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جنت میں ایک دروازہ ہے جسے الریان کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے قیامت کے روز روزہ دار داخل ہوں گے، روزہ داروں کے سوا اور کوئی اس میں سے داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ چنانچہ روزے دار کھڑے ہوں گے، وہی اس میں سے داخل ہوں گے۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی اور اس میں سے داخل نہ ہو پائے گا“ (بخاری و مسلم)۔ ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے“ (بخاری و مسلم)۔

روزے کے اجر و ثواب کی فضیلت و عظمت کا احساس روزے دار میں اس کے حصول کی جو خواہش پیدا کرتا ہے، یہ خواہش روزہ دار کو محنت و کوشش پر آمادہ کرتی ہے۔ وہ اپنے تمام کاموں میں آدابِ شریعت کی پابندی کرتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہے۔

☆ دوسری کنجی \_\_ تقویٰ: روزہ کی غرض تقویٰ ہے۔ روزہ دار کو معلوم ہونا چاہیے کہ روزے اور تقویٰ میں کیا باہمی تعلق ہے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا نَبِيَّكُمْ إِنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرة ۱۸۳: ۲) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔

تقویٰ کے آسان ترین معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو وہاں نہ دیکھے، جہاں جانے سے اس نے منع فرمایا ہے اور جہاں پر ہونے کا حکم دیا ہے وہاں اسے ادھر ادھر نہ پائے۔ تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ روزہ دار محتاط رہے کہ وہ کسی ایسی چیز کا مرتکب نہ ہو جس سے اس کی عبادت اور اخلاق تباہ ہو جائیں۔ انسان عبادت کے ضوابط اور اس کے آداب کی پابندی کرتا ہے تو وہ نافرمانی میں مبتلا ہونے سے بچ جاتا ہے۔ جب انسان اس احتیاط اور پرہیز کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی بہتر سے بہتر ہو جاتی ہے۔ پھر بھی اگر کہیں اس کے قدم پھسلتے ہیں تو وہ سچی توبہ کر کے خطا و گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ جاتا ہے۔

جب انسان روزے کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے تو وہ تقویٰ کے حصول کے لیے سرگرم ہو جاتا ہے۔ محض کھانے پینے اور شہوت کی تکمیل سے بچنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ لوگناہ و معصیت کی تاریکی میں گرنے سے نفس کو بچانے اور پابندیوں کا عادی ہونے کا نام ہے۔ رسول اکرم نے اسی حقیقت کو ان الفاظ مبارکہ میں بیان فرمایا ہے: ”جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے“ (بخاری)۔

اگر تقویٰ کی چابی روزے دار کے ہاتھ میں آجائے تو ایک اتنا بڑا خزانہ اس کے ہاتھ لگے گا جو قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال کو چمک دار اور روشن کر دے گا۔

☆ تیسری کنجی \_\_ تعمیر سیرت و کردار: اس بات پر غور کیجیے کہ روزے ’چند دنوں‘ کیوں ہیں؟ یعنی صرف ایک مہینہ۔ روزوں کا اس سے کم مدت کا پروگرام کیوں نہیں؟ اس غور و فکر سے روزہ دار روزوں کی غرض و غایت، یعنی تقویٰ کو جان لے گا۔ اس پر یہ حقیقت بھی منکشف ہوگی کہ عبادت کا انسانی ارادے سے گہرا تعلق ہے، یعنی انسان جن عبادت سے مانوس ہوتا ہے، انہیں چھوڑنا یا تبدیل کرنا دراصل انسانی ارادے پر منحصر ہے، اور اس کا عبادت سے گہرا تعلق ہے۔ وہ فجر سے لے کر مغرب تک اپنی تمام ضروریات کو ترک کر دیتا ہے اور اپنی عبادت میں تبدیلی لاتا ہے۔ عبادت کو تبدیل کرنا ایک دشوار کام ہے۔ اس کی تربیت حاصل کرنے کے لیے وقت درکار ہے۔ اسلامی شریعت میں انسانی ارادے کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اس لیے کہ ارادے سے محروم شخص اپنی ذمہ داری اٹھانے سے قاصر ہوتا ہے۔ حضرت علیؑ نے انسانی ذمہ داری کو یوں بیان فرمایا ہے: ”اللہ نے جبراً کسی کو مکلف نہیں کیا، انبیاء کو بلا مقصد نہیں بھیجا، اس نے حکم دیا ہے اختیار کرنے کی آزادی کے ساتھ، نہی فرمائی ہے ڈراوے کے ساتھ“۔

انسان اگر اپنی عبادت کو بدل لیتا ہے اور انہیں بہترین صورت میں ڈھال لیتا ہے اور اپنے جس نادرست طرز عمل کا عادی ہے، اسے چھوڑ کر درست طرز عمل اپنالیتا ہے تو یقیناً اس کے ہاتھوں میں خزانے کی کنجی آجاتی ہے۔ ہمارا ہر سال کا مشاہدہ ہے کہ لوگ رمضان کی پہلی تاریخ سے ہی اپنے آپ کو نئی تبدیلیوں کے لیے آمادہ کر لیتے ہیں۔ اگر ایک مسلمان اپنے روزوں کے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ارادے کو خوب تر رخ پر ڈھالنے کی کوشش کرے تو اس میں بڑی انقلابی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

☆ چوتھی کنجی \_\_ روزہ اور آسانی: اگرچہ روزے دار سے بہت زیادہ اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، پھر بھی اسلامی شریعت کی ایک نمایاں خصوصیت آسانی بہم پہنچانا ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَىٰ الَّذِينَ يُطِئُونَكَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مَسْكِينٍ ط (البقرة ۱۸۴: ۲) اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جب تم میں سے کوئی بھول جائے، پس کھایا پنی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے، اسے اللہ نے کھلایا یا پلایا ہے“ (متفق علیہ)۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے: ”بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت غسل جنابت کرتے اور روزہ رکھتے“ (بخاری و مسلم)۔ روزوں کی آیات میں ہے:

أَجَلٌ لَّكُمْ لِيَأْتِيَ الرِّقَابَ أَلَىٰ رِجَالِكُمْ هُنَّ لِيَأْسَ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِيَأْسَ لَكُمْ ط وَعَلَىٰ الَّذِينَ يُطِئُونَكَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مَسْكِينٍ ط (البقرة ۱۸۵: ۲) تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا۔



روزے دار فرائض و نوافل ادا کر کے تمام نیک اعمال بجالانے کے قرب الہی کا مستحق بنتا ہے، پھر اللہ اسے اپنے قرب سے نوازتا ہے اور اس کی دعائوں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔

ان سنجیوں کی مدد سے روزہ دار کو موتیوں اور بیروں سے بھرے خزانے مل سکتے ہیں۔ ان خزانوں کے منہ رمضان کے مہینے میں کھلتے ہیں، اور اس عہد و عمل کو تازہ رکھنے والوں پر رمضان کے بعد بھی کھلے ہی رہتے ہیں۔ روزے دار اپنی دنیوی زندگی کے لیے بھی ان سے بہت کچھ لے سکتا ہے اور یہیں سے آخرت کی دائمی زندگی کے لیے بہت کچھ پاسکتا ہے۔ گویا ان چابیوں کی مدد سے وہ تمام مراحل میں ترقی کر سکتا ہے اور ان خزانوں سے کافی حد تک فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ آئیے اب یہ دیکھیں کہ یہ خزانے ہیں کون کون سے؟

## پرہیز کے خزانے

روزہ دار جب اطاعت ملحوظ رکھتا ہے، نافرمانی ترک کر دیتا ہے، روزوں کے آداب کی پابندی کرتا ہے، اپنے ارادے کو قوی کر لیتا ہے، اسے عادات کی غلامی سے بچا لیتا ہے تو ان سب کاموں سے وہ روزوں کی فریضیت کا اصل مقصد، یعنی تقویٰ پالیتا ہے۔ اس میں مشق و تربیت کے ذریعے، برے کاموں سے بچنے اور دور رہنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یوں اب وہ پرہیز و احتیاط کے خزانوں کا مالک بن جاتا ہے۔ وہ اس استعداد کی بدولت اپنے طرز عمل کو ہر خرابی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ انسان اپنے ارادے کو بروے کار لا کر جب پابندیاں اختیار کرتا ہے، ہر قبیح و شر سے بچتا ہے تو اسے پرہیز کا خزانہ ملتا ہے۔ اللہ پر اس کا اعتماد بڑھتا ہے، خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے، پھر شیطان اس پر وار نہیں کر سکتا، و سوسہ اندازی کر کے اسے گمراہ نہیں کر سکتا۔ روزے دار کو تقویٰ و پرہیزگاری کی دولت مل جاتی ہے اور یہی دولت بے بہا انسان کو منکرات و شہوات اور گناہوں سے دور رکھتی ہے۔

## ترقی کے خزانے

روزہ رکھنے اور راتوں کو قیام کرنے کا اجر و ثواب یقینی ہے۔ روزے دار اجر و ثواب کا دنیا میں بھی منتظر رہتا ہے اور آخرت میں تو اجر و ثواب کی صورت میں جزا کا ملنا اس کے لیے یقینی ہے۔ معلوم ہوا کہ ثواب کی چابیوں کا تعلق قرأت قرآن، دعا، قیام، اعتکاف وغیرہ جیسے اعمال سے ہے۔ انھی چابیوں سے روزے دار کو عظیم خزانہ ملتا ہے، یہ ہے ترقی کا خزانہ۔ اس لیے کہ جو شخص اللہ کی مہربانی و عنایت سے تقویٰ کی صفت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے تو وہ ایمان کی مٹھاس سے آشنا ہو جاتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ اسے سب سے زیادہ محبوب ہو جاتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تمام طاعات (فرض ہو یا نفل) کی پابندی کی جائے اور فرماں برداری میں خوب کوشش کی جائے۔ یہ خزانہ نیک اعمال سے بھر پور ہے۔ تلاوت قرآن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی میں رمضان میں خوب سجادت، روزے داروں کی افطاری کے انتظام، صلہ رحمی، یتیموں کا خیال رکھنا اور رمضان میں ہر طرح کی نفل عبادت زیادہ سے زیادہ کرنا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا راستہ ہے۔

ان تمام کاموں سے روزہ دار ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے اور اللہ کی رضا کا حق دار بنتا ہے۔

## حب الہی کے خزانے

جس شخص کو تقویٰ و پرہیزگاری کی نعمت اور اطاعت الہی میں ترقی کے مواقع ملے ہوں وہی اس بات کا حق دار ہے کہ اللہ کی عنایات کا بھی مستحق بنے۔ بندے پر اللہ کی سب سے بڑی عنایت محبت ہے۔ بندے کے لیے یہ بہت بڑی جزا ہے۔ حدیث میں ہے: ”پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پائوں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو اسے ضرور دوں گا اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور اسے پناہ دوں گا۔“

روزہ دار چاہتا ہے کہ اس نے قرآن سے جو تعلق قائم کیا ہے، اس کا اسے اجر ملے۔ وہ پورے مہینے میں لیلیٰ القدر کا متلاشی رہا ہے، اسے اس رات کا نور ملے۔ اسے اعتکاف اور شب بیداری کا ثواب ملے، اسے آٹری عشرے کی دوڑ دھوپ کا اجر حاصل ہو۔

روزہ دار چاہتا ہے کہ وہ جہنم سے آزادی پائے، اللہ اس کے روزے قبول کرے۔ یہ بات یہاں ملحوظ رہے کہ اللہ کے فضل کی یہ اُمید عمل، محنت اور جدوجہد کے بعد کی جا رہی ہے۔ روزے دار کو ملنے والے یہ خزانے رب کریم کے عطیے ہیں۔ یہ خزانے روزہ دار کے لیے زندگی بھر باعثِ تقویت رہیں گے۔ قبولیت دعا کے لیے بھی، اسے انھی خزانوں پر بھروسہ ہوگا مگر ان تمام آرزوؤں کا انحصار عمل پر ہے۔ اس لیے ارشاد ہوا:

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَيُؤْتُوا مَنُونِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرہ ۳: ۱۸۶) لہذا انھیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یہ بات تم انھیں سنا دو) شاید کہ وہ راہِ راست پالیں۔

یا اللہ! ہمیں خزانوں کی کنجیاں عطا فرما۔

جب ہم رمضان کا مہینہ گزار لیں تو ہم تیرے فضل سے مالا مال ہوں۔

پھر ہم تیرے فضل و کرم سے ہمیشہ مالا مال رہیں۔

یا اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم رمضان کا احترام کریں۔

اس کی چابیاں اور خزانے ہمارے ہاتھ لگیں۔

ان چابیوں سے ہمیں اپنی ہدایت کے خزانے کھولنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین!

(ترجمہ: ظہیر الدین بھٹی)